جلد ۵۴/۱۹ | ۱۸ شہادت ۱۳۴۴ ہش ۱۵ ذوالحجہ ۱۳۸۴ھ ۱۸ اپریل ۱۹۶۵ء | نمبر ۸۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۷ اپریل بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔

اِس وقت طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؛

اخبار احمدیہ

— • ربوہ ۱۷ اپریل۔ کل یہاں نماز جمعہ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وصیت

اِنَّ دِمَاءَکُم وَاَموَالَکُم
وَاَعرَاضَکُم حَرَامٌ عَلَیکُم
کَحُرمَۃِ یَومِکُم ھٰذَا فِی
شَھرِکُم ھٰذَا فِی بَلَدِکُم ھٰذَا

کی عظمت واہمیت اور اس کے عملی تقاضوں پر روشنی ڈالکر احباب کو حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس وصیت پر کما حقہ عمل کرنے کی تلقین فرمائی۔ اور حضور کے ارشاد کے بموجب اِس وصیت کو نسلاً بعد نسلٍ دوسروں تک پہنچاتے چلے جانے کی اہمیت پر زور دیا ؛

— • مکرم ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب آف عدن کو مورخہ ۲۵ مارچ کو دل کا حملہ ہوا تھا۔ اسی وقت سے آپ عدن کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ اگرچہ پہلے کی نسبت اب افاقہ ہے۔ تاہم ابھی مکمل صحت نہیں ہوئی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کو اپنے فضل سے شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ (عبد اللطیف خاں دار الضیافت)

بلیک آؤٹ کی مشق۔ مورخہ ۱۷، ۱۸ اپریل ۱۹۶۵ء کی درمیانی شب کو ربوہ میں ساڑھے نو بجے سے ۱۰ بجے تک بلیک آؤٹ کی مشق کی جائے گی۔ لہٰذا اہالیان ربوہ سے التماس ہے کہ وہ ۱۷/۱۸ اپریل کی درمیانی شب وقت مقررہ پر اس سلسلہ میں پورا پورا تعاون فرمائیں اور اس امر کا پورا پورا اہتمام کریں کہ روشنی دریچوں اور روشندانوں سے چھن کر باہر نہ آئے۔ ہوائی جہاز کے ذریعہ معائنہ بھی کیا جائے گا۔ (چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

وہ شخص جو خدا کے حضور میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے

اُس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا جس نے نماز میں لذت نہیں پائی

"انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے۔ وہ شخص جو خدا کے حضور میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے۔ جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے اسی طرح نماز میں تضرّع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور میں گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے یاد رکھو اس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا جس نے نماز میں لذت نہیں پائی۔ نماز صرف ٹکروں کا نام نہیں ہے۔ بعض لوگ نماز کو دو چار چونچیں لگا کر جیسے مرغی ٹھونگیں مارتی ہے ختم کرتے ہیں اور پھر لمبی چوڑی دعا شروع کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ وقت جو اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرنے کے لئے ملا تھا اس کو صرف ایک رسم اور عادت کے طور پر جلد جلد ختم کرنے میں گزار دیتے ہیں اور حضور الٰہی سے نکل کر دعا مانگتے ہیں۔ نماز میں دعا مانگو۔ نماز کو دعا کا ایک وسیلہ اور ذریعہ سمجھو۔

فاتحہ۔ فتح کرنے کو بھی کہتے ہیں۔ یہ مومن کو مومن اور کافر کو کافر بنا دیتی ہے یعنی دونوں میں ایک امتیاز پیدا کر دیتی ہے اور دل کو کھولنے سے سینہ میں ایک انشراح پیدا کرتی ہے اس لئے سورۂ فاتحہ کو بہت پڑھنا چاہیئے اور اس دعا پر خوب غور کرنا ضروری ہے۔ انسان کو واجب ہے کہ سائل کامل اور محتاج مطلق کی صورت بنا دے اور جیسے ایک فقیر سائل نہایت عاجزی سے کبھی اپنی شکل سے اور کبھی آواز سے دوسرے کو رحم دلاتا ہے اسی طرح سے چاہیئے کہ پوری تضرّع اور ابتہال کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور عرض حال کرے۔ پس جب تک نماز میں تضرّع سے کام نہ لے اور دُعا کے لئے نماز کو ذریعہ قرار نہ دے نماز میں لذت کہاں۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ ۱۴۵)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۸ر اپریل ۱۹۶۵ء

انسان پاک اور مطہّر ہو تو فرشتے اس سے مصافحہ کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ قرآن کریم کے آغاز میں ہی فرماتا ہے:۔

ذالك الكتاب لاريب فيه
هدًى للمتقين۔

یعنی قرآن کریم بے شک ایک ہدایت دینے والی کتاب ہے مگر متقین ہی اس سے ہدایت پا سکتے ہیں۔ متقی کے معنی خوفِ خدا رکھنے والے کے کئے جا سکتے ہیں تاہم آیہ کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ ہدایت پانے کے لئے مضطر ہوں انہی کے لئے قرآن کریم ہدایت کی کتاب ہے۔ ورنہ جو لوگ ہدایت حاصل کرنا ہی نہیں چاہتے وہ لاکھ قرآن مجید پڑھیں ان کو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ اسلام لانے کا بیان کیا جاتا ہے کہ آپ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سخت مخالف تھے۔ چنانچہ ایک روز وہ اسی غصہ میں گھر سے تلوار ہاتھ میں لیکر نکلے کہ نعوذ باللہ آپ کو قتل کر دیں مگر جب راستہ میں کسی نے پوچھا کہ عمرؓ اتنے جوش و خروش سے کہاں جا رہے ہو اور آپ نے اپنی غرض بتائی تو اس نے کہا کہ "محمدؐ" (صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم) کی خبر تو بعد میں لے لینا پہلے اپنی بہن اور بہنوئی کی تو خبر لو وہ بھی مسلمان ہو گئے ہیں۔ حضرت عمرؓ اور بھی غصہ میں آ گئے اور بہن کے مکان پر پہنچ کر یہ معلوم کر کے آپے سے باہر ہو گئے کہ واقعی ان کی بہن اسلام اختیار کر چکی ہے۔ اس وقت ان کی بہن اور اس کا خاوند قرآن کریم کی کچھ آیات پڑھ رہے تھے۔

آپ غصہ میں تو تھے ہی بہن اور بہنوئی کے متعلق خود معلوم کر کے کہ وہ واقعی مسلمان ہو گئے ہیں آپے سے باہر ہو گئے اور ان پر حملہ کر دیا جس سے بہن زخمی ہو گئی۔ اس صورتِ حال نے یکدم آپ کی طبیعت میں تبدیلی پیدا کر دی آپ بالکل نرم ہو گئے۔ جب آپ نے قرآنِ پاک کی آیات سنیں تو آپ بہت متاثر ہوئے اور آخر نوبت یہاں تک پہنچی کہ آپ ایک سچے مسلمان ہو کر بہن کے گھر سے نکلے۔

یہ ایمان کی فوری تبدیلی کا واقعہ ہے "تاہم اگر غور کیا جائے تو حضرت عمرؓ پر جو اثر آیات اللہ سے ہوا وہ اس لئے ہوا کہ زمین پہلے سے تیار کر لی گئی تھی۔ پہلے آپ کے دل میں تقویٰ ہی پیدا ہوا تھا۔ جب تک آپ کے دل میں تقویٰ پیدا نہیں ہوا قرآن کریم کی آیات آپ پر کچھ اثر نہ کر سکیں۔ لیکن جب آپ کی دلی کیفیت تبدیل ہو گئی تو وہی آیات اللہ جو پہلے بے اثر ثابت ہوتی تھیں موثر ثابت ہوئیں اور دنیا جانتی ہے کہ آپ کیسے مسلمان ثابت ہوئے۔ آپ ہی ان میں سے ایک ہیں جنہوں نے قرآنِ کریم کی ہدایات پر پورا پورا عمل کیا اور بغیر قرآن کریم کے کوئی فعل نہیں کرتے تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے سعید روحیں ہی استفادہ کرتی ہیں اور جب تک انسان کے دل میں پہلے تقویٰ پیدا نہ ہو قرآن کریم لاکھوں بار پڑھے اس کو کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اصل تقویٰ جس سے انسان
دھویا جاتا ہے اور صاف ہوتا
ہے اور جس کے لئے انبیاء
آتے ہیں وہ دنیا سے اُٹھ گیا
ہے۔ کوئی ہوگا جو قد افلح
من زکٰھا کا مصداق ہوگا
پاکیزگی اور طہارت عمدہ شئے
ہے۔ انسان پاک اور مطہر ہو
تو فرشتے اس سے مصافحہ کرتے
ہیں"۔ (ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام
جلد چہارم صفحہ ۲۵۱)

بے شک یہ ٹھیک ہے کہ الصلوٰۃ تنھٰی عن الفحشاء۔ نماز فحشا سے محفوظ کر دیتی ہے۔ مگر کونسی نماز؟ وہی نماز جو تقویٰ کے ساتھ ادا کی جائے جب انسان مسجد میں داخل ہو تو اس کا دل پاک و منزّہ ہونا چاہیئے۔ جب وہ نماز کے لئے وضو کرتا ہے تو منہ ہاتھ کی صفائی کے ساتھ دل کی صفائی بھی کرتا ہے پھر وہ مسجد کے پاک فرش پر جب نماز پڑھتا ہے تو اس کا دل پاک ہوتا ہے ایسی ہی نماز ہے جو انسان کو فحشاء سے محفوظ کرتی ہے۔ ورنہ اگر اس کا دل صاف نہیں ہے تو وہ ہزاروں بار منہ ہاتھ دھوئے ہزاروں سجدے کرے اس کو نماز سے کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ وہ ویسا ہی پلید کا پلید رہتا ہے۔ اسی بات کو واضح کرنے کیلئے کہا گیا ہے کہ ؎

خرِ عیسیٰ اگر بمکہ برود
چوں بیاید ہنوز خر باشد

ایک گدھے کے لئے مکّہ کا سفر کوئی برکات نہیں رکھتا وہ تو جیسا گدھا گیا تھا ویسا ہی گدھا واپس آتا ہے۔ اسی طرح جو انسان تقویٰ کے ساتھ قرآن کریم نہیں پڑھتا قرآن کریم اس کے لئے بے معنی کتاب ہے۔ متقی اور پاک لوگوں سے ہی بقول مسیح موعودؑ علیہ السلام فرشتے مصافحہ کرتے ہیں۔ حضور اقدس علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"لوگوں میں اس کی قدر نہیں ہے ورنہ ان کی لذات کی ہر ایک شئے حلال ذرائع سے ان کو ملے۔ چور چوری کرتا ہے کہ مال ملے لیکن اگر وہ صبر کرے تو خدا تعالیٰ اسے اور راہ سے مالدار کر دے۔ اسی طرح زانی زنا کرتا ہے۔ اگر صبر کرے تو خدا تعالیٰ اسکی خواہش کو اور راہ سے پوری کر دے جس میں اس کی رضا حاصل ہو۔ حدیث میں ہے کہ کوئی چور چوری نہیں کرتا مگر اس حالت میں کہ وہ مومن نہیں ہوتا۔ اور کوئی زانی زنا نہیں کرتا مگر اس حالت میں کہ وہ مومن نہیں ہوتا۔ جیسے بکری کے سر پر شیر کھڑا ہو تو وہ گھاس بھی نہیں کھا سکتی تو بکری جتنا ایمان بھی لوگوں کا نہیں ہے۔ اصل جڑ اور مقصود تقویٰ ہے۔ جسے وہ عطا ہو تو سب کچھ پا سکتا ہے بغیر اس کے ممکن نہیں ہے کہ انسان صغائر اور کبائر سے بچ سکے۔ انسانی حکومتوں کے احکام گناہوں سے نہیں بچا سکتے۔ حکّام ساتھ ساتھ تو نہیں پھرتے کہ ان کو خوف رہے۔ انسان اپنے آپ کو اکیلا خیال کر کے گناہ کرتا ہے ورنہ وہ کبھی نہ کرے۔ اور جب وہ اپنے آپ کو اکیلا سمجھتا ہے اسوقت وہ دہریہ ہوتا ہے اور یہ خیال نہیں کرتا کہ میرا خدا میرے ساتھ ہے وہ مجھے دیکھتا ہے ورنہ اگر وہ یہ سمجھتا تو کبھی گناہ نہ کرتا۔ تقویٰ سے سب شئے ہے۔ قرآن نے ابتداً اسی سے کی ہے۔ ایّاك نعبد وایّاك نستعین سے مراد بھی تقویٰ ہے کہ انسان اگرچہ عمل کرتا ہے مگر خوف سے جرأت نہیں کرتا کہ اُسے اپنی طرف منسوب کرے اور اسے خدا کی استعانت سے خیال کرتا ہے اور پھر اسی سے آئندہ کے لئے استعانت طلب کرتا ہے۔ پھر دوسری سُورت بھی ھدًی للمتّقین سے شروع ہوتی ہے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ سب اسی وقت قبول ہوتا ہے جب انسان متقی ہو۔ اس وقت خدا تمام داعی گناہ کے اٹھا دیتا ہے۔ بیوی کی ضرورت ہو تو بیوی دیتا ہے دوا کی ضرورت ہو تو دوا دیتا ہے۔ جس شئے کی حاجت ہو وہ دیتا ہے اور ایسے مقام سے روزی دیتا ہے کہ اسے خبر نہیں ہوتی۔

ایک اور آیت قرآن شریف میں ہے انّ الّذین قالوا ربّنا اللہ ثمّ استقاموا تتنزّل علیھم الملآئکۃ الّا تخافوا ولا تحزنوا۔ پ ۱۸/۲۴۔ اس سے بھی مراد متقی ہیں۔ ثمّ استقاموا یعنی ان پر زلزلے آئے۔ ابتلا آئے۔ آندھیاں چلیں مگر ایک عہد جو اس سے کر چکے اس سے نہ پھرے۔ پھر آگے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب انہوں نے ایسا کیا اور صدق اور وفا دکھلائی تو اس کا اجر یہ ملا۔ تتنزّل علیھم الملآئکۃ۔ یعنی ان پر فرشتے اُترے اور کہا کہ خوف اور حزن مت کرو۔ تمہارا خدا متولی ہے۔ وابشروا بالجنّۃ الّتی کنتم توعدون اور بشارت دی کہ تم خوش ہو اس جنّت سے۔ اور اس جنّت سے یہاں مُراد دنیا کی جنّت ہے جیسے قرآن مجید میں ہے ولمن خاف مقام ربّہ جنّتان۔ پھر آگے ہے نحن اولیآئکم فی الحیٰوۃ الدّنیا وفی الآخرۃ۔ دنیا اور آخرت میں ہم تمہارے ولی اور متکفّل ہیں"۔ (ایضاً صفحہ ۲۵۱ تا صفحہ ۲۵۳)

لب پہ جاں ہے اور تیرا نام ہے
اب مجھے آرام ہی آرام ہے

دامِ صد حلقہ ہے ہر تارِ نگہ
ہر نگہ اِک حلقۂ صد دام ہے

قیس کا حج ہے بگولوں کا طواف
گردِ صحرا جامۂ احرام ہے

یہ خلافت بھی حکومت کی طرح
صالح اعمال کا انعام ہے

عشق کی دُنیا میں ہیں سب نیک نام
اِک فقط تنویرؔ ہی بدنام ہے

رؤیا صالحہ کی اہمیت

محترم مولوی محمد صادق صاحب چغتائی انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ

(۴)

رؤیا کی اقسام

کہا جاسکتا ہے کہ رؤیا تو تین قسم کی ہوتی ہے :-

(۱) بُشریٰ یا رؤیائے صادقہ

(۲) رؤیا بما یحدث المرء بہ نفسہ فی الیقظۃ۔ یعنی پریشان خیالات کے نتیجہ میں دکھائی دیتی ہے جو جاگتے میں انسان کے دل میں پیدا ہوتے ہیں۔

(۳) رؤیا شیطانی (الفتوحات مکیہ جزو ۲ باب ۱۸۸ ص ۴۱۲) پھر کس طرح معلوم ہو کہ یہ رؤیا صادقہ ہے یا دوسری قسم کی۔ سو جاننا چاہیئے کہ اس کا جواب بالاختصار پہلے بھی گزر چکا ہے کہ ہماری ساری بحث رؤیائے صادقہ کے متعلق ہے۔

رہا یہ کہ ان تین قسم کی رؤیا میں تمیز کیسے ہو۔ تو اس کے لئے اول تو خواب دیکھنے والے کے حالات کا دیکھنا ضروری ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

هل انبئكم على من تنزل الشياطين تنزل على كل افاك اثيم (سورہ الشعراء آیت ۲۲۲)

یعنی کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کن لوگوں پر نازل ہوتے ہیں۔ فرمایا کہ وہ ہر ایک کذاب اور گنہگار (فاسق وفاجر) پر نازل ہوتے ہیں۔ حدیث

اصدقكم رؤيا اصدقكم حديثا

گویا اسی آیت کی تفسیر ہے۔ پس جھوٹے اور کذاب لوگوں کی خوابیں عموماً شیطانی ہوتی ہیں۔ اور جیسا کہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے۔ بشریٰ رؤیا صادقہ یا کشوف واضحہ بکثرت اولیاء اللہ ہی کو حاصل ہوتے ہیں۔

پھر ہمارے پاس تو ہر ایک رؤیا کو پرکھنے کا صحیح اور اعلیٰ معیار موجود ہے یعنی قرآن مجید جو رؤیا یا کشف قرآن کریم کے مخالف نہ ہو۔ اسے صحیح اور سچا تسلیم کیا جائے گا۔ اور جو اس کے مخالف ہو اسے بشرطیکہ اس کی صحیح تاویل نہ ہوسکے۔ حدیث النفس یا شیطانی قرار دیا جائے گا۔

اور اگر وہ رؤیا یا کشف کسی غیب کی خبر پر مشتمل ہو تو وقت آنے پر اس کا صدق و کذب خود بخود ظاہر ہو جائے گا۔ اور ہر ایک عقلمند شخص معلوم کرے گا کہ اس کا خواب رحمانی تھا یا شیطانی۔

یہی دونوں معیار اس وحی کے پرکھنے کے لئے کام آسکتے ہیں۔ جو بصورت کلام صریح نازل ہوتی ہے

صحابہ کرامؓ کی خوابیں

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا زمانہ پاک زمانہ تھا۔ آپؐ کی قوتِ قدسیہ کے طفیل لوگوں کی زندگیوں میں مقدس انقلاب آچکا تھا۔ اور انوار روحانیہ سعید فطرتوں کو منور کر رہے تھے ایسی حالت میں صحابہ کرامؓ میں سے اکثر کو رؤیائے صادقہ سے نوازا جاتا رہتی کہ ان رؤیائے صادقہ کو بعض احکام کی بنیاد قرار دیا جاتا۔ اور ان کے مطابق کچھ عمل کیا جاتا اور کرایا بھی جاتا مثلاً

۱۔ نماز کے لئے اذان دینا سنت ہے۔ بلکہ اسے اسلامی شعار قرار دیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ ائمہ اربعہ نے فتوےٰ دیا ہے۔ کہ اگر کسی گاؤں کے تمام لوگ اذان دینا چھوڑ دیں تو ان سے جنگ کرنی چاہیئے (رحمۃ الامۃ فی اختلاف الائمۃ کتاب الصلوٰۃ ص ۱۶ مصری)

اس کے متعلق لکھا ہے۔

فرای عبد الله بن زيد الاذان فجاء النبی صلی الله عليه وسلم فقص عليه الرؤيا فصدقه فامر بلالاً الخ

(حاشیہ علامہ السندی علی البخاری کتاب الاذان)

کہ حضرت عبداللہ بن زید نے خواب میں اذان دیکھی تو وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیان کیا (کہ میں نے خواب میں یہ الفاظ سنے ہیں) تو حضور پُر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کی خواب کی تصدیق کی اور حضرت بلالؓ کو حکم دیا کہ وہ ان الفاظ میں اذان کہے۔

۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن ایک آدمی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے خواب میں دیکھا ہے۔ کہ میں ایک درخت کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہوں۔ جب میں نے سجدہ کیا تو درخت نے بھی سجدہ کیا۔ اور میں نے سنا کہ وہ درخت کہہ رہا ہے۔

"اللهم اكتب لی بها عندك اجراً وحط عنی بها وزراً واجعلها لی عندك ذخراً وتقبلها منی كما تقبلتها من عبدك داؤد" (رواہ الترمذی)

(تفسیر خازن جزو ۶ ص ۴۲ طبع مصر آیۃ فاستغفر ربہ)

دعا کا ترجمہ یہ ہے کہ اے اللہ اس سجدہ کے عوض میرے لئے اجر مقدر فرما اور میرے گناہ معاف فرما۔ اور اسے میرے لئے اپنے ہاں ذخیرہ بنا۔ اور اسے قبول فرما جیسے کہ تو نے اپنے بندے داؤد کے سجدے کو قبول فرمایا تھا۔

ابن عباس فرماتے ہیں

سمعت رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم قرأ سجدة ثم سجد فقال مثل ما اخبره الرجل عن قول الشجرة

کہ اس کے بعد میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو سجدہ والی آیت پڑھتے سنا جس پر آپؐ نے سجدہ کیا۔ اور اس سجدہ میں آپؐ نے سجدہ والی وہی دعا پڑھی جو اس شخص نے حضور پُر نور کو بتائی تھی۔

دیکھا آپ نے کہ حضور پُر نور صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کرامؓ کی خوابوں پر کیسے عمل کرتے اور کرواتے تھے :

۳۔ ایک اور خواب کا ذکر زید بن ثابتؓ سے حدیث النسائی میں مروی ہے۔ حضرت زیدؓ روایت کرتے ہیں۔

فلما امروا بذالك رای رجل من الانصار فی منامه ان رجلاً يقول اجعلوها خمساً وعشرين واجعلوا فيها التهليل۔

(کتاب تیسیر الوصول جزو ۲ ص ۸۷ فصل بعد السلام)

کہ جب صحابہ کرامؓ کو حکم دیا گیا۔ کہ نماز کے بعد تسبیح و تحمید اور تکبیر پڑھا کریں۔ تو ایک انصاری شخص نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی کہہ رہا ہے۔ کہ سبحان اللہ ۲۵ دفعہ الحمد للہ ۲۵ دفعہ اور اللہ اکبر ۲۵ دفعہ پڑھا کرو اور ساتھ ہی لا الٰہ الا اللہ بھی ۲۵ دفعہ دہرایا کرو۔

اس کے بعد لکھا ہے۔

فلما اصبح ذكر ذالك لرسول الله صلی الله عليه وسلم فقال اجعلوها كذالك۔ یعنی جب صبح ہوئی تو اس کا ذکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کیا گیا۔ حضور پُر نور نے فرمایا ویسے ہی عمل کرو جیسے کہ خواب میں بتایا گیا ہے۔

دیکھئے رؤیائے صادقہ کو کتنی اہمیت دی گئی ہے۔ اور اسے سچی وحی تسلیم کیا گیا ہے

حضرت ابوبکرؓ کا عجیب واقعہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ ہی میں نہیں بلکہ حضور پُر نور کے بعد بھی رؤیائے صادقہ کو بڑی اہمیت حاصل تھی۔ ذیل میں صرف ایک واقعہ عرض کرتا ہوں لکھا ہے۔

واستشهد ثابت يوم اليمامة وعليه درع فرآه رجل من الصحابة بعد موته فی المنام وانه قال له اعلم ان فلاناً رجل من المسلمين نزع درعی فذهب به وهو فی ناحية من العسكر عند فرس يستن فی طوله وقد وضع علی درعی برمة فأت خالد بن الوليد فاخبره حتی يسترد درعی وأت ابا بكر خليفة رسول الله صلی الله عليه وسلم وقل له ان علی ديناً حتی يقضيه عنی وفلان من رقيقی عتيق فاخبر الرجل خالداً فوجد الدرع والفرس علی ما وصفه فاسترد الدرع واخبر خالد ابا بكر بتلك الرؤيا فاجاز ابوبكر وصيته (تفسیر خازن جلد ۶ ص ۱۸۳ سورۃ الحجرات)

ترجمہ۔ یمامہ کی جنگ میں حضرت ثابت بن قیسؓ شہید ہوگئے۔ اس وقت آپ ایک درع پہنے ہوئے تھے پھر ایک صحابی نے انہیں خواب میں دیکھا تو انہوں نے اسے کہا کہ یاد رکھو کہ فلاں مسلمان مرد نے میری درع اتار لی ہے۔ اور وہ لشکر کے ایک طرف ایک گھوڑے کے نزدیک ہے جو طبیلے میں کود رہا ہے۔ اور اس نے میری درع پر مٹی کی ہنڈیا رکھی ہوئی ہے۔ پس تم خالد کے پاس جاؤ اور اسے اطلاع دو۔ تاکہ وہ میری درع واپس لے۔ اور پھر ابوبکرؓ خلیفہ رسول اللہ کے پاس حاضر ہو کر کہو کہ میں مقروض ہوں میرا وہ قرض ادا کیا جائے اور میرا فلاں غلام آزاد ہے۔

سو اس آدمی نے حضرت خالدؓ کو اطلاع دی۔ پس آپ نے درع اور گھوڑے کو خواب میں بیان کردہ حالت کے مطابق پایا۔ اور وہ درع واپس لے لی پھر آپ نے اس خواب کے مطابق حضرت ابوبکرؓ کو اطلاع دی۔ اور حضرت ابوبکرؓ نے اس خواب کے مطابق حضرت ثابت بن قیسؓ کی وصیت کو نافذ کردیا۔

دیکھئے خواب کی بناء پر کتنی بڑی چوری پکڑی گئی۔ اور کتنی اہم وصیت نافذ کی گئی۔

نبی کا نام

نبی کا لفظ نبأ سے نکلا ہے۔ اور اس کے معنی ہیں اہم خبر کے اور چونکہ نبی کا صیغہ مبالغہ کا ہے۔ اس لئے اس کے لغوی معنے ہیں وہ شخص جسے بہت سی اور اہم اخبار غیبیہ سے نوازا گیا ہو چونکہ اولیاء اللہ کو بھی خدا تعالےٰ کی طرف سے اخبار غیبیہ حاصل ہوتی ہیں۔ اس لئے

نبی اور ولی میں فرق کرنے کے لئے ہمارے پاس صرف ایک ہی ذریعہ ہے۔ وہ یہ کہ خداتعالیٰ خود اس شخص کو نبی کے نام سے پکارے جسے وہ منصب نبوت پر کھڑا کرنا چاہتا ہے جیسے کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے۔

امام ابن تیمیہ اس کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:-

"یقول الربّ انّی ارسلتك"
(کتاب النبوات صہ ۲۵۶)

کہ خداتعالیٰ اس نبی کو کہے کہ مَیں نے تجھے رسول بنایا ہے"۔

امام عبدالوہاب الشعرانی لکھتے ہیں:-

(فان قلت) فما حقیقة النبوّة (فالجواب) هو خطاب الله تعالیٰ شخصًا بقوله انت رسولی و اصطفیتك لنفسی۔
(الیواقیت والجواہر جزء ا صہ ۱۲۴)

علامہ شبلی، قاضی عضد کی کتاب المواقف کے حوالے سے نبی کی تعریف یوں بیان کرتے ہیں:-

من قال له الله ارسلتك او بلّغهم عنّی و نحوه من الالفاظ" (الکلام صہ ۶۶)

یعنی نبی وہ ہے جسے خداتعالیٰ فرمائے کہ مَیں نے تجھے رسول بنایا ہے یا کہے کہ میری طرف سے لوگوں کو میرا پیغام پہنچا دو وغیرہ"

قاضی عیاض الیحصبی اپنی کتاب (الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ جزء ا صہ ۱۶۰ مطبوعہ دار الکتب العربیہ الکبریٰ مصر) میں نبی کے معنی بیان کرتے ہیں:-

"انّ الله تعالیٰ اطلعهٗ علی الغیب واعلمهٗ انّهٗ نبیّهٗ"

کہ اللہ تعالیٰ اسے اخبار غیبیہ سے مطلع کرے اور اسے بتائے کہ وہ اس کا نبی ہے"۔

پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ وہ اخبار غیبیہ جو ایک نبی کو حاصل ہوتی ہیں وہ بلحاظ کیفیت اور کمیت ولی سے زیادہ ہوتی ہیں۔ اور انہی کی وجہ سے نبی دراصل نبی کہلانے کا مستحق ہوتا ہے۔ اور وہ اخبار غیبیہ لوگوں تک پہنچانے کی وجہ سے وہ رسول کہلاتا ہے۔

امام ابن تیمیہ نے بھی فرمایا ہے:-

"فالّذی صار به النّبیّ نبیًّا أن یّنبئه الله و هذا ممّا یبیّن ما امتاز به عن غیره"
(کتاب النبوات صہ ۱۶۶)

یعنی جس بات کی وجہ سے نبی، نبی کہلاتا ہے وہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے بکثرت اخبار غیبیہ سے جو اپنے اندر اہمیت رکھتی ہیں مطلع فرماتا ہے اور یہ ان باتوں میں سے ایک بات ہے جو واضح کرتی ہے اس چیز کو جس کے ذریعہ نبی دوسرے لوگوں سے ممتاز ہوتا ہے"۔

نبی کو رسول اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ غیب کی خبریں اور دیگر پیغامات لوگوں تک پہنچاتا ہے اور اسی لئے عمومًا اسے صرف رسول ہی کہہ دیا جاتا ہے جس سے مُراد نبی مرسل ہوتا ہے۔ حدیث مسلم جزء ا صہ ۳۰۷ مصری میں ایک روایت درج ہے کہ ایک صحابی عمرو بن عنبسہؓ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ما انت آپؐ کا دعویٰ کیا ہے۔ قال نبیٌّ۔ آپؐ نے فرمایا نبی ہوں۔ قلت و ما نبیٌّ۔ وہ کہتے ہیں مَیں نے پھر عرض کیا کہ نبی کیا ہوتا ہے قال ارسلنی الله۔ آپؐ نے فرمایا:۔ اللہ تعالےٰ نے مجھے رسول کرکے بھیجا ہے"۔

مطلب یہ کہ جب حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ نبی کیا ہوتا ہے تو آپؐ نے بات کو مختصر کرنے کے لئے اتنا فرمانا کافی سمجھا کہ خداتعالیٰ نے مجھے رسول بنایا ہے۔

حاصل مطلب

خلاصہ مطلب یہ ہے کہ لبشریٰ یا رؤیا صالحہ یا رؤیا صادقہ یا کشوف صحیحہ کے متعلق علماء اسلام کا اتفاق ہے کہ وہ جاری ہیں۔ اور قرآن مجید سے بوضاحت ثابت ہوتا ہے کہ وہ وحی ہیں۔ اور جیسے کہ اس وحی میں جو بصورت کلام صریح بواسطہ فرشتہ نازل ہوتی ہے۔ اخبار غیبیہ پائی جاتی ہیں۔ اس وحی میں بھی اخبار غیبیہ پائی جاتی ہیں۔ اسی لئے بزرگانِ دین نے کبھی اسے "نبوۃ" قرار دیا ہے اور کبھی "اصل النبوّۃ" سے تعبیر کیا ہے۔

پس یہ بات قطعی طور پر ثابت ہو گئی کہ امتِ محمدیہ میں نبوت جاری ہے۔ البتہ جیسے ایک دو فوجیوں کو فوج نہیں کہا جا سکتا بلکہ فوج بننے کے لئے فوجیوں کی خاص تعداد اور بعض دیگر شرائط کا ہونا ضروری ہے اسی طرح نبی کہلانے کے لئے خداتعالیٰ کے نزدیک اخبار غیبیہ کے باوجود بعض اور شرائط کا پایا جانا ضروری ہے۔ جب تک وہ شرائط نہ پائی جائیں کوئی شخص نبی نہیں کہلا سکتا۔

قربان جائیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر جنہوں نے پہلے ہی فرما دیا کہ لم یبق من النبوّۃ الّا المبشّرات کہ نبوت میں سے ایک قسم کی نبوت باقی ہے۔ یعنی مبشرات۔ گویا حضور پُرنورؐ نے نبوۃ کو جنس قرار دیا۔ اور مبشرات کو اس کی نوع۔ اور فرمایا کہ نبوت کی یہ نوع امت کے لئے جاری و ساری ہے۔

حدیث کا یہ مطلب میرا خود ساختہ نہیں بلکہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث سے بوضاحت ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"ثبت عن رسول الله صلے الله علیه وسلم انّه قال انّ النّبوّۃ والرّسالة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبیّ۔ قال فشقّ ذٰلك علی النّاس فقال لکنّ المبشّرات"۔
(الفتوحات المکیۃ جزء ۲ باب ۱۸۸ صہ ۴۱۸)

کہ یہ بات ثابت ہے کہ رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبوت اور رسالت منقطع ہو گئی ہے پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ ہی نبی"۔ راوی کہتا ہے کہ یہ حدیث سنکر صحابہؓ کو تکلیف محسوس ہوئی۔ اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ نہیں مبشرات جاری ہیں"۔

غور فرمائیے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کو یہ سُنکر تکلیف ہوئی کہ نبوت اور رسالت منقطع ہو گئے۔ اس تکلیف کو دور کرنے کے لئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ نہیں مبشرات باقی ہیں۔

معلوم ہوا کہ حضور پُرنورؐ کے ارشاد مبارک سے جو صحابۂ کرامؓ کو غلط فہمی ہوئی۔ وہ یہ تھی کہ اب نبوت و رسالت کا دروازہ قطعًا بند ہو گیا ہے۔ اور یہی غلط فہمی ان کی تکلیف کا باعث ہوئی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا لکن المبشرات نہیں، نبوت و رسالت قطعًا بند نہیں ہوئی۔ کیونکہ المبشرات جاری ہیں۔

اگر المبشّرات ایک قسم کی نبوت نہ ہوتی تو صحابہ کی تکلیف کیسے دور ہو سکتی تھی۔ اور حضور پُرنورؐ کا یہ ارشاد موجب اطمینان کیسے بن سکتا تھا؟ اسی لئے حضرت ابن عربیؒ وغیرہ صوفیاء کرام نے اس نبوۃ کو جس کے بند ہونے کی خبر دی گئی تھی۔ تشریعی نبوت قرار دیا ہے۔

پس حاصل مطلب یہ ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد تشریعی نبوت تو بند ہے لیکن وہ نبوت جسے مبشّرات کا نام دیا گیا ہے جاری و ساری ہے۔ گویا تمام قسم کی نبوت و رسالت کو بند قرار دینا خود حضور پُرنور علیہ السلام کے ارشاد کے خلاف ہے۔

ایک دوست کی نیک تحریک

ایک دوست انوار حسین صاحب شاہدرہ۔ لاہور نے لکھا ہے کہ حادثات اور ایکسیڈنٹ کے پیش نظر اگر احباب آنحضرت صلعم کی فرمودہ دعا سے استفادہ کریں کہ سفر شروع کرتے وقت خواہ کسی قسم کی سواری ہو۔ گھوڑا۔ خچر۔ اونٹ ہو یا سائیکل۔ کار اور ہوائی جہاز ہو دعا پڑھ کر سفر شروع کیا کریں تو اس کی برکت سے ضرور حفاظت کی صورت ہو گی۔ وہ دعا یہ ہے:۔

سبحان الّذی سخّر لنا هذا وما کنّا له مقرنین وانّا الیٰ ربّنا لمنقلبون۔

یعنی پاک ہے وہ ذات جس نے ہمارے لئے اِس سواری کو مسخّر کیا ہے ہماری طاقت سے تو باہر تھا کہ ہم اس پر قابو پاتے اور ہم سب اپنے ربّ کی طرف لوٹنے والے ہیں۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سواری پر چڑھتے اور سفر شروع کرتے تو مندرجہ بالا دعا پڑھا کرتے تھے۔

احباب کو چاہیئے کہ اپنے سفروں میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ دعاؤں سے استفادہ کیا کریں۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

ناظمِ اعلیٰ انصار اللہ سابق صوبہ سندھ کا تقرر

ناظمین انصار اللہ اضلاع سابق سندھ کی کثرتِ رائے کے مطابق صدر محترم مجلس انصار اللہ نے مکرم قریشی عبدالرحمٰن صاحب سکھر کا تقرر بطور ناظم اعلیٰ انصار اللہ سابق صوبہ سندھ ۳۱ دسمبر ۱۹۶۷ء تک منظور فرمایا ہے۔ متعلقہ تمام مجالس انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ مکرم قریشی صاحب کے ساتھ ہر طرح تعاون فرماویں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواستِ دُعا:- عزیز کریم اللہ کی طرف سے لوئیس ویل امریکہ سے اطلاع آئی ہے کہ ان کے امتحانات خداتعالیٰ کے فضل سے اچھے ہو گئے ہیں۔ احباب عزیز کی شاندار کامیابی کے لئے دعا فرما کر ممنون فرماویں۔ (خاکسار خدابخش عبدزیروی)

کارروائی اجلاس نگران بورڈ مورخہ ۲۳/۱/۶۵ ، ۲۵/۳/۶۵

(محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ - صدر نگران بورڈ)

اجلاس مؤرخہ ۲۳/۱/۶۵ میں حسبِ ذیل ممبران کرام نے شرکت فرمائی :-

۱- محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب
۲- " چوہدری محمد انور حسین صاحب
۳- " صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
۴- " شیخ محمد احمد صاحب مظہر
۵- " شیخ رحمت اللہ صاحب
۶- " شیخ محمد حنیف صاحب
۷- " چوہدری اسد اللہ خاں صاحب
۸- خاکسار مرزا عبدالحق

جن فیصلوں کو تمام احباب کے علم میں لانے کی ضرورت ہے وہ درج ذیل ہیں :-

(۱) مخلوط تعلیم کے متعلق سوال زیرِ غور لایا گیا۔ نظارت اصلاح وارشاد کے ذمہ لگایا جائے کہ وہ بغیر پردہ مخلوط تعلیم حاصل کرنے والی لڑکیوں کے نام امرائے اضلاع کے ذریعہ معلوم کریں اور پھر انہیں مختلف ذرائع سے سمجھائیں بغیر پردہ مخلوط تعلیم کے خلاف شریعت ہونیکے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات اور مجلس مشاورت ۶۴ء کا فیصلہ الفضل میں بار بار شائع کئے جائیں اور انہیں جماعت تک پہنچانے کے لئے اور ذرائع بھی اختیار کئے جائیں اور لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو بھی پُرزور توجہ دلائی جائے۔ نگران بورڈ کو ان اقدامات سے آگاہ رکھا جائے۔

(۲) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوٹو کی اشاعت کے متعلق مجلس افتاء کا فیصلہ آچکا ہے۔ آئندہ اس پر عمل کرایا جائے۔ وہ فتویٰ یہ ہے :-

"صحیح مقاصد کے لئے فوٹو اتروانا شرعاً جائز ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی دینی اور جائز مقاصد کی خاطر ہی اپنا فوٹو اتروایا۔

۲- ایسے دینی اور جائز مقاصد کی تعیین اور فوٹو کی طرزِ اشاعت کے فیصلہ کا حق خلیفۂ وقت یا آپ کے مقرر کردہ فرد یا ادارہ کے سوا اور کسی کو نہیں ہے۔

۳- حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ مامور من اللہ تھے اس لئے یہ احتمال ہو سکتا ہے کہ آپ کی فوٹو کی بے جا نمائش سے شرک خفی کا رجحان پیدا ہو جائے۔ اسی بنا پر خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے فوٹو کو در و دیوار پر آویزاں کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔ حضور کا یہ حکم ادارہ جات پر بھی اسی طرح اطلاق پاتا ہے جیسے گھروں اور دکانوں وغیرہ پر"۔

(۳) گولڈن جوبلی کے متعلق مجلس افتاء کا فیصلہ آچکا ہے اس کی وجہ سے گولڈن جوبلی نہیں منائی گئی۔ یہ فتویٰ جلسہ سالانہ سے قبل اخبار الفضل میں شائع کر دیا گیا تھا۔

(۴) بڑی بڑی جگہوں پر مراکز قائم کرنے کے متعلق مجلس مشاورت کی طرف سے آمدہ تجویز پر غور ہوا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشادات سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اسکی ذمہ واری کلیتہً مرکز پر نہیں۔ صدر انجمن احمدیہ کو ایسے مراکز قائم کرنے کے لئے باقاعدہ سکیم تیار کرنی چاہیئے۔ تا اس کے مطابق مناسب اوقات پر قدم اٹھایا جاتا رہے۔ ہر مقام کے متعلق الگ الگ غور ہونا چاہیئے۔

(۵) سب کمیٹی زرعی ترقی کے بارہ میں فیصلہ ہوا کہ اس میں مکرم ملک عمر علی احمد صاحب مرحوم کی جگہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کو بطور ممبر رکھا جائے اس کی رپورٹ ۳۱/۳/۶۵ تک نگران بورڈ میں آجانی چاہیئے۔

(۶) سب کمیٹی تجارتی و صنعتی ترقی کے متعلق فیصلہ ہوا کہ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ مرحوم کی جگہ مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب ممبر ہوں گے۔ اسکی رپورٹ ۳۱/۳/۶۵ تک نگران بورڈ میں آجانی چاہیئے۔

(۷) مبلغین ممالک بیرون کے سلسلے میں بعض تجاویز پر غور کرنے کے لئے جو سب کمیٹی بنائی گئی تھی اس کی رپورٹ ۳۱/۳/۶۵ تک نگران بورڈ میں آجانی چاہیئے۔

(۸) محکمہ قضاء اور تنفیذ کے متعلق سب کمیٹی میں مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ مرحوم کی جگہ مکرم میر محمد بخش صاحب ممبر ہوں گے۔ کنوینر مکرم چوہدری اسد اللہ خاں صاحب ہوں گے۔ اس کی رپورٹ نگران بورڈ میں ۳۱/۳/۶۵ تک آجانی چاہیئے۔

(۹) اصلاح وارشاد کے کام کے بعض حصوں کو زیادہ مضبوط کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی جاتی ہے جس کے ممبر نگران بورڈ کے جملہ ممبران اور ان کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب محترم مولانا شمس صاحب۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب۔ محترم سید داؤد احمد صاحب۔ مکرم مولوی احمد خاں صاحب نسیم اور مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا ہوں گے اس کمیٹی کے صدر، صدر نگران بورڈ اور سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ہوں گے سیمینار منعقدہ اصلاح وارشاد کی تجاویز پر بھی یہ کمیٹی غور کرے گی۔

(۱۰) محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تجویز پر فیصلہ ہوا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو قواعد انتخابِ خلافت منظور فرمائے تھے اُن میں رائے دہندگان کی qualifications بھی تھیں اور ایسے رائے دہندگان کی فہرست کی تکمیل بھی تھی۔ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں اس فہرست کا مکمل رکھنا ضروری ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ یہ فہرست محترم ناظر صاحب اعلیٰ یا پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کی طرف سے شائع بھی کر دی جایا کرے تاکہ رائے دہندگان آگاہ رہیں۔ اس فہرست کی تکمیل کی وقتاً فوقتاً اس وجہ سے بھی ضرورت ہے کہ صحابہ کرام دن بدن کم ہو رہے ہیں اور اُن کی جگہ انکے بڑے لڑکوں کو فہرست میں لانے کی ضرورت پیدا ہوتی ہے اس لئے اس کا سال بسال شائع کرنا مناسب ہے۔

اس سال یہ فہرست یکم مئی ۶۵ء کو شائع کی جائے۔ اس میں پہلے رائے دہندگان کی qualifications منظور فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی درج کی جائیں اور اسکے بعد رائے دہندگان کے اسماء دیئے جائیں۔ اسکے بعد بھی ہر سال یکم مئی کو شائع کی جایا کرے تاکہ حضور کے ارشاد کی تعمیل ہوتی رہے۔

یہ اجلاس ۱/۲ ۷ بجے رات شروع ہو کر ۱/۲ ۱۲ بجے ختم ہوا۔

نگران بورڈ کے اجلاس مورخہ ۲۵/۳/۶۵ میں حسبِ ذیل ممبرانِ کرام موجود تھے :-

۱- محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب
۲- " صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
۳- " مولوی محمد صاحب
۴- " چوہدری محمد انور حسین صاحب
۵- " چوہدری اسد اللہ خاں صاحب
۶- " شیخ رحمت اللہ صاحب
۷- " شیخ محمد حنیف صاحب
۸- خاکسار مرزا عبدالحق

فیصلہ جات :-

(۱) تجویز محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کہ تجارتی صیغہ جات کی آڈٹ رپورٹ نگران بورڈ میں بھی آیا کرے زیرِ غور آئی۔ فیصلہ ہوا کہ آئندہ ایسا کیا جائے۔

(۲) کمیٹی اصلاح وارشاد نے اپنے اجلاسات مورخہ ۲۸/۲/۶۵ ، ۴/۳/۶۵ میں لٹریچر وغیرہ کے لئے ایک منصوبہ کمیٹی تجویز کی تھی جس کے ممبران

۱- محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس کنوینر
۲- " میر داؤد احمد صاحب
۳- " صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب
۴- " صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب
۵- " مولانا ابوالعطاء صاحب
۶- " قاضی محمد نذیر صاحب
۷- " مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی ہوں اور

وہ ملک کی جملہ ضروریاتِ طبقات و زبان کو مدنظر رکھ کر منصوبہ تیار کرے۔ نگران بورڈ نے اس تجویز کو منظور کیا۔

(۳) کمیٹی اصلاح وارشاد نے یہ بھی تجویز کیا تھا کہ سیمینار منعقدہ اصلاح و ارشاد میں بیان کی گئیں تجاویز میں سے گیارہ تجاویز نگران بورڈ میں زیرِ غور لائی جائیں۔ پچیس تجاویز منصوبہ بندی کی سب کمیٹی میں برائے غور بھیجی جائیں اور ایک محاسبہ کمیٹی اصلاح وارشاد کو۔ چھ تجاویز کو نامناسب سمجھ کر ترک کر دینے کی سفارش کی۔ یہ الگ الگ فہرستیں مرتب کی گئی تھیں۔ نگران بورڈ نے اس تجویز کو منظور کیا۔

تقاریب شادی

۱- مورخہ ۱۲- اپریل کو محترم صوفی محمد ابراہیم صاحب بی۔ ایس سی سابق ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ نے اپنے بیٹے میجر ناصر محمود صاحب کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں متعدد بزرگان سلسلہ و احباب جماعت شامل ہوئے دعوت کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے اجتماعی دعا کرائی۔

میجر ناصر محمود صاحب کی شادی صبیحہ ناصر بنت مکرم ملک ناصر الدین صاحب انسپکٹر پی۔ ڈبلیو۔ آر کے ساتھ ہوئی ہے جو کہ حضرت ڈاکٹر ملک محمد طفیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوتی ہیں۔

۲- مورخہ ۷- اپریل کو مسرت کوثر صاحبہ بنت مکرم سردار مصباح الدین صاحب کی تقریب رخصتانہ چنیوٹ میں عمل میں آئی ان کی شادی مبارک احمد صاحب سلیم پسر چوہدری غلام حیدر صاحب آف ٹی۔ آئی کالج ربوہ کے ساتھ ہوئی ہے اس تقریب میں ربوہ کے بہت سے بزرگ اور احباب بھی شامل ہوئے۔ اجتماعی دعا محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے فرمائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان ہر دو شادیوں کو ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

آمین اللّٰھم آمین

وصایا

نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ قادیان)

نمبر ۱۳۵۸۹:- میں منصورہ بیگم زوجہ مرزا احمد اللہ بیگ صاحب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد۔ ڈاکخانہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴-۱۱-۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے منقولہ جائداد حسب ذیل ہے:-

۱۔ حق مہر -/۲۰۰۰ روپیہ جو میرے شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے (۲) نقد -/۷۰۰۰ روپیہ جو عظیم بیڑی فیکٹری میں بطور سرمایہ لگا ہوا ہے (۳) زیورات۔ (۱) چندن ہار طلائی پندرہ تولہ قیمت -/۱۵۰۰ روپے (۲) نیکلس طلائی ایک عدد تین تولہ قیمت اندازاً -/۳۰۰ روپے۔ (۳) چوڑیاں طلائی تین تولے قیمت -/۳۰۰ روپے (۴) انگوٹھیاں طلائی ۴ عدد دو تولے قیمت ۲۰۰ روپے (۵) پازیب طلائی ایک جوڑی و انگوٹھی ایک عدد اور ہاتھ کے کڑے نیکلس طلائی یہ پورا سیٹ جملہ ۴ تولے ہے قیمت -/۴۰۰ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

مذکورہ بالا تجارتی کاروبار سے مجھے -/۲۵ روپے ماہوار آمد ہو جاتی ہے۔ میں اس کے بھی اور آئندہ جو بھی آمد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامتہ منصورہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد مرزا احمد اللہ بیگ ولد مرزا دلاور علی بیگ مرحوم لالہ فیکٹری حیدرآباد دکن شوہر موصیہ۔ گواہ شد سیٹھ محمد معین الدین ولد سیٹھ محمد حسین صاحب مرحوم لالہ فیکٹری حیدرآباد۔ ۶۴-۱۱-۲۸

نمبر ۱۳۵۹۰:- میں مبارکہ بیگم بنت سیٹھ معین الدین صاحب احمدی قوم احمدی پیشہ ناکتخدا عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد۔ ڈاکخانہ حیدرآباد۔ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴-۱۱-۲۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے

۱۔ مبلغ پانچ ہزار روپیہ نقد جو منافع پر کاروبار کے لئے آندھرا آٹو موبائل کو دیا ہوا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ یہی وصیت میری آئندہ جائداد پر بھی حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات کے وقت میری جو جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

مجھے مذکورہ بالا کاروبار سے ماہانہ اندازاً -/۱۵ روپے آمد ہو جاتی ہے میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ الامتہ مبارکہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد سیٹھ معین الدین ولد سیٹھ محمد حسین صاحب مرحوم ساکن لالہ فیکٹری حیدرآباد والد موصیہ۔ گواہ شد سیٹھ محمد بشیر الدین ولد سیٹھ محمد معین الدین ساکن لالہ فیکٹری حیدرآباد دکن ۶۴-۱۱-۲۸

نمبر ۱۳۵۹۱:- میں محمد منیر الدین ولد سیٹھ محمد معین الدین صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدرآباد۔ ڈاکخانہ حیدرآباد۔ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴-۱۱-۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں ہے منقولہ جائداد حسب ذیل ہے

۱۔ مبلغ دس ہزار روپیہ کارخانہ اعظم مارکہ بیڑی فیکٹری میں میرے نام سے بطور سرمایہ جمع ہے میں اپنی موجودہ و آئندہ جائداد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری وفات کے وقت میری جو جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مجھے فی الوقت تجارتی کاروبار سے ماہانہ -/۲۵ روپے ملتے ہیں میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم العبد محمد منیر الدین موصی گواہ شد سیٹھ محمد معین الدین ولد سیٹھ محمد حسین صاحب مرحوم والد موصی ساکن ۱/۱۰ مکان ۱۴۱ لالہ فیکٹری حیدرآباد۔ گواہ شد محمد بشیر الدین ولد سیٹھ محمد معین الدین صاحب ساکن حیدرآباد دکن ۶۴-۱۱-۲۸

نمبر ۱۳۵۹۲:- میں محمد بشیر الدین ولد سیٹھ محمد معین الدین صاحب قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن حیدرآباد۔ ڈاکخانہ حیدرآباد۔ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴-۱۱-۲۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:-

۱۔ غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں۔ (۲) منقولہ جائداد تجارتی سرمایہ آندھرا آٹو موبائل سروس عنبر پیٹ بازار حیدرآباد دکن میں لگا ہوا ہے جو دس ہزار روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری آئندہ جو جائداد ہوگی یا میری وفات کے وقت جو جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ مجھے تجارتی کاروبار سے ماہوار -/۲۵۰ روپے آمد ہو جاتی ہے میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری آئندہ جو آمد ہوگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد محمد بشیر الدین موصی۔ گواہ شد محمد منیر الدین ولد سیٹھ محمد معین الدین صاحب برادر موصی ساکن لالہ فیکٹری حیدرآباد۔ گواہ شد سیٹھ محمد معین الدین ولد سیٹھ محمد حسین صاحب والد موصی ساکن لالہ فیکٹری حیدرآباد دکن

نمبر ۱۳۵۹۸:- میں سید سلیمان ولد سید ابراہیم صاحب قوم احمدی پیشہ ملازم سرکاری عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن حیدرآباد دکن۔ ڈاکخانہ خاص حیدرآباد۔ ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴-۱۱-۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:-

میری جائداد اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو بصورت تنخواہ مجھے ۱۲۶ روپے ماہوار مل رہی ہے میں اپنی موجودہ و آئندہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد۔ سید سلیمان موصی۔ گواہ شد۔ سید مصطفیٰ حسین ولد سید کریم الدین صاحب محلہ ملے پلی حیدرآباد دکن۔ گواہ شد۔ سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد دکن۔ ۶۴-۱۱-۱۳

نمبر ۱۳۶۰۸:- میں کریم احمد بی ایم ولد بی ایم بشیر احمد صاحب قوم احمدی پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بنگلور ڈاکخانہ خاص ضلع بنگلور۔ صوبہ میسور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴-۱۲-۲۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں منقولہ جائداد صرف گھڑی ہے جس کی قیمت اندازاً پچاس روپے ہوگی علاوہ ازیں مجھے والد محترم کی طرف سے پانچ روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں اپنی جائداد جو موجود ہے یا آئندہ بوقت وفات ثابت ہو اس کے دسویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ وصیت کرتا ہوں اور اپنی آمد کے دسویں حصہ کی بھی۔ میں آئندہ جو جائداد پیدا کرسکا یا جب کبھی میری آمد بڑھی اس کی اطلاع دفتر وصیت قادیان کو کرتا رہوں گا۔ وباللہ التوفیق۔

کاتب الحروف ملک صلاح الدین ایم اے (مؤلف اصحاب احمد) قادیان

العبد کریم احمد بی ایم

گواہ شد۔ عبدالرحیم ملکانہ کارکن علیا قادیان ۶۴-۱۲-۲۷

گواہ شد۔ عبدالحق بی اے معلم تعلیم الاسلام سکول قادیان

نمبر ۱۳۶۰۳:- سہیلہ محبوب بی اے زوجہ چوہدری محمد عبداللہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان۔ ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۴-۱۲-۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

۱۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کمد وصیت داخل خزانہ کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ (۳) اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنے اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ میری منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۲۵۰۰ روپیہ (۲) کنگن طلائی ایک جوڑی وزن ۳۶ گرام (۳) چوڑیاں طلائی چار عدد ۱۲ گرام (۴) لاکٹ طلائی ایک عدد ۱۵ گرام (۵) ہار طلائی ایک عدد ۳۰ گرام (۶) جھمکا طلائی دو جوڑی ۲۷ گرام (۷) ٹوپس طلائی ایک جوڑی ۴ گرام (۸) انگوٹھیاں طلائی چھ عدد ۲۰ گرام۔

کل وزن زیورات طلائی ۱۵۴ گرام جس کی قیمت بازاری بحساب ۱۲ روپیہ فی گرام مبلغ -/۱۹۲۵ روپیہ ہوتا ہے اس کے علاوہ فی الحال میرے پاس کوئی جائداد غیر منقولہ نہیں ہے۔ الامتہ سہیلہ محبوب موصیہ

گواہ شد۔ محمد عبداللہ خاوند موصیہ

گواہ شد۔ عبدالصمد بقلم خود درویش واقف زندگی۔

دعائیہ فہرست ۲۹ رمضان المبارک

تحریک جدید کا چندہ برائے ۱۳۴۴/۱۳۲۱ سال ۲۹ رمضان المبارک تک ادا کرنے والے مجاہدین کے اسماء گرامی جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کئے گئے کی تیسری قسط درج ذیل ہے۔ قارئین کرام سے بھی ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز مخلص کارکنوں کے لئے بھی جنہوں نے اس چندہ کی فراہمی کے لئے بالواسطہ یا بلاواسطہ حصہ لیا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

پرانی انارکلی لاہور

نام	پیسے	روپے
میاں محمد اکبر علی صاحب	۰۰	۳۰۴
مولوی میاں محمد علی صاحب والد (منجانب)	۰۰	۱۰۳
حشمت بی بی صاحبہ زوجہ میاں محمد اکبر علی صاحب	۰۰	۲۳
میاں مبشر علی صاحب	۵۰	۷
بشریٰ بیگم صاحبہ بنت میاں محمد اکبر علی صاحب	۵۰	۱۷
میاں مظفر علی صاحب	۵۰	۱۲
امۃ القیوم صاحبہ اہلیہ " "	۵۰	۷
میاں منور علی صاحب	۵۰	۱۰
محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ " "	۵۰	۷
میاں صفدر علی صاحب	۵۰	۶

ضلع جہلم

نام	پیسے	روپے
مکرم مولوی عبدالمغنی صاحب جہلم	۰۰	۱۰
حوالدار محمد ابراہیم صاحب	۰۰	۱۰
اہلیہ خواجہ محمد صادق صاحب	۰۰	۱۴
خواجہ مبارک احمد صاحب مع اہلیہ	۰۰	۱۵
میاں الف دین صاحب	۰۰	۱۰
مستری عبدالرحیم صاحب	۰۰	۱۴
شہزادہ محمد عثمان صاحب	۷۵	۱۶
ماسٹر ملک محمد سلیم صاحب	۰۰	۱۰
سیٹھی منظور الحق صاحب	۰۰	۱۰
میاں عبدالرشید صاحب	۰۰	۱۲
سیٹھی فضل حق صاحب	۷۵	۱۸
میاں خالد مسعود صاحب	۵۰	۱۱
سیٹھی مبشر احمد صاحب	۰۰	۱۸
مولوی عبدالکریم صاحب	۰۰	۲۴
سیٹھی عبدالحق صاحب	۰۰	۱۰
بابو محمد اسلم صاحب	۲۵	۱۰
جماعت احمدیہ بھون ضلع جہلم تفصیل	۱۳	۲۰
ملک چوہدری خان صاحب کلرکہار	۰۰	۱۰
میاں سلطان بخش صاحب	۰۰	۱۰
جمعدار راجہ محمد یوسف صاحب منگلا ڈیم	۰۰	۱۰
مرزا نذیر احمد صاحب "	۰۰	۴۳
سید نذیر احمد شاہ صاحب "	۰۰	۶۰
والدین " "	۰۰	۱۰
بچگان " "	۰۰	۲۰

نام	پیسے	روپے
چوہدری عنایت اللہ صاحب منگلا ڈیم	۰۰	۳۰
ملک اللہ داد صاحب محمود آباد	۰۰	۲۵
چوہدری غلام مصطفیٰ صاحب "	۰۰	۱۰
راجہ غلام رسول صاحب "	۰۰	۱۰
ملک محمد عظیم صاحب "	۰۰	۱۰
ملک عبدالکریم صاحب "	۰۰	۱۰
اہلیہ صاحبہ " " "	۰۰	۱۰
راجہ منظور احمد صاحب "	۰۰	۱۰
ملک مقصود احمد صاحب "	۰۰	۱۰
راجہ فضل احمد صاحب "	۲۵	۱۲
ملک محمد خان صاحب "	۰۰	۱۰
محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ "	۰۰	۱۰
ملک محمد فاضل صاحب "	۰۰	۱۰
راجہ انور احمد صاحب "	۰۰	۱۰
اہلیہ ملک غلام احمد صاحب "	۰۰	۱۰
مرزا محمد یوسف صاحب "	۰۰	۱۳
ملک محمد رفیق صاحب "	۰۰	۱۰
ملک محمد الدین صاحب "	۰۰	۱۰
ملک محمد اسمٰعیل صاحب	۰۰	۱۰
بشیر احمد صاحب راجوری چک جمال	۰۰	۴۰
ملک اعجاز احمد صاحب دولیال	۰۰	۱۶
صوبیدار راج ولی صاحب "	۰۰	۱۰
محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ معہ دادی صاحبہ "	۰۰	۱۰
حوالدار عبدالحمید صاحب دولیال	۰۰	۱۰
ملک حیدر علی صاحب "	۰۰	۱۰
محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ "	۰۰	۱۰
استانی سردار بیگم صاحبہ معہ دختر طاہرہ مقبول صاحبہ	۵۰	۱۷
قاضی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت دولیال	۵۰	۱۶
جمعدار ملک خان صاحب "	۰۰	۱۰
میجر مبارک احمد صاحب "	۰۰	۲۰
محترمہ بھاگ بھری صاحبہ "	۰۰	۱۰
احمد خان صاحب "	۰۰	۱۵
محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ "	۰۰	۱۰
صوبیدار عباس احمد صاحب "	۰۰	۱۰
والدہ کیپٹن نیاز احمد صاحب "	۰۰	۱۰
مبارک احمد صاحب چکوال	۰۰	۲۲
شمشیر علی صاحب پنڈدادنخان	۰۰	۳۷
ڈاکٹر ارشاد احمد صاحب "	۰۰	۱۵
مکرم عبدالرزاق صاحب پنڈدادنخان	۰۰	۱۵

آزاد کشمیر

نام	پیسے	روپے
ملک عبدالرشید صاحب ارشد شاہد مربی سلسلہ کوٹلی معہ اہلیہ و بچگان	۷۵	۴۲
فقیر محمد صاحب سٹور کیپر گلگت ایجنسی	۰۰	۱۰
عبداللطیف صاحب میرپور	۰۰	۱۰
محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ دختر قمر النساء صاحبہ	۰۰	۲۰
منیر احمد صاحب میرپور	۰۰	۲۰
ماسٹر جلال الدین صاحب "	۰۰	۱۰
محترمہ طاہرہ صاحبہ اہلیہ منیر احمد صاحب چوہان میرپور	۰۰	۱۰
سید سردار حسین شاہ صاحب مظفرآباد	۰۰	۱۰

ضلع میانوالی

نام	پیسے	روپے
قریشی احمد شفیع صاحب مع اہلیہ صاحبہ	۰۰	۳۰
مکرم میجر شمیم احمد صاحب بھکر		۴۸۵
ڈاکٹر عبدالوحید صاحب بخاری "	۰۰	۱۰۰
محترمہ امۃ الوحید صاحبہ دختر "	۰۰	۲۱
سید شاہد احمد صاحب پسر "	۰۰	۲۱
عبدالحمید خان صاحب "	۰۰	۱۰
رانا محمد اکرم صاحب خورشید "	۲۵	۱۱
رانا محمد خالد صاحب "	۰۰	۱۰
نذیر احمد صاحب داؤد خیل	۰۰	۱۳
چوہدری علی محمد صاحب "	۰۰	۲۵
" عبدالحمید صاحب فارم منیجر ضلع میانوالی	۰۰	۱۰
محمد نذیر صاحب تنگلہ گورکوٹ	۰۰	۹۰
محمد صادق صاحب چک ۳۰۴ ج ب ٹی ڈی اے	۰۰	۱۰

ضلع مظفر گڑھ

نام	پیسے	روپے
ڈاکٹر غیور احمد خاں صاحب مظفر گڑھ	۰۰	۶۰
محترمہ سلمیٰ غیور صاحبہ اہلیہ "	۰۰	۲۰
" نذیرا " " دختر	۰۰	۱۰
منور احمد خان صاحب پسر	۰۰	۱۰
حمیدہ غیور صاحبہ دختر	۰۰	۱۰
حکیم غلام احمد صاحب "	۲۵	۱۰
چوہدری نور محمد صاحب	۰۰	۲۱
سید بشیر احمد صاحب جیلانی لیہ	۰۰	۱۰
ماسٹر حامد علی صاحب بیلوی لیہ	۰۰	۱۰
چوہدری ظفر اللہ صاحب وڑائچ "	۰۰	۱۰
" ناظر حسین صاحب منیر چک ۳ ٹی ڈی اے	۰۰	۱۰
" اکبر علی صاحب "	۰۰	۱۰
چوہدری محمد صادق صاحب معہ والدین و عزیزان جماعت چک ۲۵۵ ٹی ڈی اے	۰۰	۲۵

ضلع ڈیرہ غازیخان

نام	پیسے	روپے
چوہدری شرف الدین صاحب ڈیرہ غازیخان	۰۰	۲۰
" شریف احمد صاحب "	۰۰	۲۰
محترمہ اہلیہ صاحبہ سردار امیر محمد صاحب کوٹ قیصرانی	۰۰	۱۳۹
بشیر احمد صاحب حکیم خان پور جتوئی	۰۰	۲۸

درخواست ہائے دعا

○ میرے داماد چوہدری حفیظ اللہ صاحب کو ڈاکوؤں نے زخمی کر کے ان سے نقدی وغیرہ چھین لی ہے۔ چوہدری حفیظ اللہ صاحب اب میو ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔
ملک محمد لطیف ملازم ٹاؤن کمیٹی ربوہ

○ میری والدہ محترمہ اہلیہ چوہدری عطا محمد صاحب مرحوم تحصیلدار کافی دنوں سے بیمار ہیں۔ نذیر احمد ڈپٹی پراجیکٹ منیجر گوجرانوالہ اکال گڑھ روڈ

○ خاکسار کی ہمشیرہ کی طبیعت کچھ دنوں سے علیل ہے۔ ملک سونے خان اڈہ انچارج طارق بس ربوہ

○ میری لڑکی عزیزہ صدیقہ بیگم کا دوسری دفعہ اپریشن ہوا ہے۔ اپریشن تو کامیاب ہے مگر درد اور بے چینی اور کمزوری بہت ہے۔
سر بلند پنشنر از لاہور

○ میرے بہنوئی مکرم نصیر احمد صاحب کی حالت کو کافی عرصہ سے بازو اور کمر میں درد ہے۔
محمد یحییٰ آف بڈھہ رانجھا حال تحقیق پریس لاہور

○ ملک محمد فقیر اللہ خان صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر آف سکولز محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ ضلع جھنگ کی مکمل صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ ملک محمد صفی اللہ خان لاہور

○ ہمشیرہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کافی عرصہ سے ٹانگوں میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں اور چلنے وقت سخت دقت ہوتی ہے نیز خیر رسول بی بی صاحبہ اہلیہ محمد خان صاحب ٹھیکیدار کا لڑکا بیمار ہے۔ حمیدہ بیگم اہلیہ میر شیر عالم صاحب گولیکی ضلع گجرات

○ میرے اباجان چوہدری ہدایت اللہ صاحب نمبردار چک نمبر ۳۵ جنوبی کو ایک حادثہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں۔ تین پسلیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ محمد سلیمان اختر
احباب ان سب کے لئے دعا فرمائیں۔

بعض باتیں بظاہر معمولی ہوتی ہیں مگر ان میں بڑے بڑے فوائد مضمر ہوتے ہیں

انہیں معمولی سمجھ کر کبھی نظر انداز نہ کرو بلکہ ان پر عمل کرنے کی کوشش کرو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز میں صفیں سیدھی رکھنے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"بعض باتیں چھوٹی چھوٹی نظر آتی ہیں لیکن ہوتی بہت بڑی ہیں اور ان سے بڑے بڑے فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں پس ان چیزوں کو چھوٹا سمجھ کر نظر انداز نہیں کر دینا چاہیئے بلکہ ان کے فوائد کو مدنظر رکھ کر ان پر زیادہ سے زیادہ عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ میں یہ بات محبت الٰہی کے سلسلہ میں بیان کر رہا تھا۔ لیکن اس کے علاوہ دوسرے امور میں بھی یہی قاعدہ چلتا ہے مثلاً نماز کو ہی لے لو۔ اس میں بھی یہی قاعدہ چلتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں نماز میں صفیں سیدھی رکھو اگر تم نماز میں صفیں سیدھی نہیں رکھو گے تو تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ اب صفوں کا سیدھا رکھنا بظاہر ایک غیر دینی چیز ہے یا محض نظام کا ایک حصہ ہے خود نماز کے مقصد اور اس کے مغز کے ساتھ اس کا زیادہ تعلق نہیں، لیکن باوجود اس کے کہ نماز میں صفیں اپنی ذات میں مقصود نہیں ہوتیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اتنی اہمیت دی کہ فرمایا اگر تم نماز میں صفیں سیدھی نہیں کرو گے تو تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ کیونکہ گو بعض چیزیں اپنی ذات میں مقصود نہیں ہوتیں لیکن ان کا اثر ایسا پڑتا ہے کہ وہ اپنے سے بڑی چیزوں کو بھی اپنی زد میں بہا لے جاتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ اسلام کے بعض علماء نے اپنے وقت میں قشر پر زیادہ زور دیا تھا۔ لیکن ان سے غلطی یہ ہوئی کہ انہوں نے اس پر اتنا زور دیا کہ مغز جاتا رہا۔ حقیقت یہ ہے کہ مغز ہی اصل مقصود ہوتا ہے اور اگر مغز کو نظر انداز کر دیا جائے تو چھلکا کسی کام کا نہیں ہوتا۔ چنانچہ صوفیاء نے یہ دیکھتے ہوئے کہ علماء اسلام چھلکے پر زیادہ زور دے رہے ہیں۔ مغز پر زور دینا شروع کر دیا۔ مگر یہ بھی ان کی غلطی تھی کیونکہ مغز چھلکے کے بغیر نہیں رہ سکتا ایک اخروٹ جس کا چھلکا قائم ہو وہ سال بھر بھی رہ جائے گا اور اس کا مغز محفوظ رہے گا، لیکن اگر اس کی گری نکال کر رکھ لو اور چھلکا پھینک دو تو اسے کیڑا لگ جائے گا اور اس کے ٹکڑے بھرنے شروع ہو جائیں گے ایک آم جس پر چھلکا قائم ہو۔ مہینہ مہینہ رہ جائے گا لیکن اگر آم کا چھلکا اتار دو تو اسے انسان شام کو بھی نہیں کھا سکتا وہ تیزاب بن جائے گا یا نجاست کا رنگ اختیار کر لے گا۔ غرض جن لوگوں نے قشر پر زیادہ زور دے دیا اور مغز کو نظر انداز کر دیا۔ انہوں نے بھی غلطی کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے کوئی چیز بلا وجہ پیدا نہیں کی جس خدا نے چھلکا بنایا ہے۔ اسی نے مغز بھی بنایا ہے اور اس کے معنے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے چھلکے اور مغز دونو کو قیمت بخشی ہے۔

میں نے یہ تمہید اس لئے باندھی ہے کہ میں نے بار بار اس طرف توجہ دلائی ہے کہ ہماری جماعت بعض اوقات چھلکے کو نظر انداز کر دیتی ہے اور صرف مغز کو مدنظر رکھتی ہے مثلاً نماز میں صفوں کو سیدھا رکھنا ہے ہماری جماعت اس طرف توجہ نہیں کرتی یا پھر ان سے اس کی تصحیح کی طرف توجہ نہیں دی جاتی۔"

(الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۶۲ء)

درخواستِ دعا

عزیزم شاہد احمد قریشی بی ایس سی (آنرز) ایم ایس سی ابن برادرم مکرم قریشی محمد افضل صاحب مبلغ آئیوری کوسٹ مغربی افریقہ گھانا جانے کے لئے مورخہ ۱۹ اپریل بروز سوموار ساڑھے نو بجے شام بذریعہ ریل کار لاہور روانہ ہو رہے ہیں۔ عزیز گھانا میں احمدیہ سیکنڈری سکول کماسی میں تدریس کے فرائض سرانجام دیں گے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں عزیز کی حفاظت فرمائے اور خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے آمین

(محمد اکمل قریشی۔ افضل برادرز گولبازار۔ ربوہ)

ہم اپنی سرحدوں کے تحفظ کے لئے ہر ممکن اقدام کریں گے۔ گورنر امیر محمد خان

پاکستان کی سربلندی کے لئے دیانت داری سے اپنے فرائض انجام دیجئے

لاہور ۱۷ اپریل۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خان نے کہا ہے کہ پاکستان کی سربلندی سرفرازی، قوت اور کامیابی کا انحصار عوام کے ملی شعور، احساس فرض، دیانت دارانہ اور بامقصد اتحاد پر ہے۔ ملک امیر محمد خان کل شام ریڈیو پاکستان سے اپنی ماہانہ تقریر نشر کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم میں سے ہر شخص کو جو کسی بھی سرکاری یا نجی شعبہ میں کام کرتا ہے اپنا فرض یہ سمجھ کر انجام دینا چاہیئے کہ وہ ایک قومی خدمت انجام دے رہا ہے اور قومی مفادات کا نگہبان اور محافظ ہے۔

گورنر امیر محمد خان نے اپنی تقریر میں رن کچھ کے علاقے میں بھارتی جارحیت کا تذکرہ کیا اور کہا کہ حکومت پاکستانی علاقے کے تحفظ کے لئے ہر ممکن اقدام کرے گی اور ہم اپنے وطن کا دفاع کرنے کے پوری طرح اہل ہیں۔ انہوں نے صوبائی اسمبلی کے انتخابات کا بھی ذکر کیا اور کہا جو امیدوار انتخاب میں کامیاب نہ ہو سکیں انہیں یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیئے کہ اسمبلی کی رکنیت کے علاوہ قوم کی خدمت کرنے کے اور بھی طریقے ہیں گورنر نے قومی اسمبلی کے انتخاب میں کامیاب امیدواروں سے بھی کہا کہ انہیں یہ سمجھنا چاہیئے کہ رائے دہندگان نے انہیں منتخب کر کے ایک امتحان میں ڈال دیا ہے اور ان کے لئے اس امتحان میں کامیابی دراصل باعث فخر ہوگی۔

صدر ایوب اور وزیراعظم شاستری کا دورہ امریکہ ملتوی

راولپنڈی ۱۷ اپریل۔ امریکہ کے صدر جانسن کی درخواست پر صدر محمد ایوب خان اور بھارتی وزیراعظم شاستری کا دورہ امریکہ ملتوی کر دیا گیا ہے کل یہاں باخبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ صدر ایوب اب موسم خزاں میں کسی وقت امریکہ کے دورے پر جائیں گے۔ صدر ایوب خان اور وزیراعظم شاستری کے دورہ کے التوا کا اعلان کل واشنگٹن میں دفتر خارجہ کی طرف سے جاری کیا گیا۔

وفاقی دارالحکومت کے حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ صدر جانسن کی بعض انتہائی مصروفیات کی وجہ سے صدر ایوب اور وزیراعظم شاستری سے دورہ ملتوی کرنے کی درخواست کی گئی تھی۔

اگر بھارت سرحدی تنازعات طاقت کے ذریعہ طے کرنا چاہتا ہے تو

ہم بھارت کا چیلنج قبول کرنے کو تیار ہیں۔ کلکتہ میں مسٹر بھٹو کا بیان

کلکتہ ۱۷ اپریل۔ پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ پاکستان بھارت کے ساتھ اپنے سرحدی تنازعات کو پرامن طور پر بات چیت کے ذریعے طے کرنے کو تیار ہے۔ لیکن اگر بھارت متنازعہ مسائل حل کرنے کے لئے طاقت کا راستہ اختیار کرنا چاہتا ہے تو پاکستان اس چیلنج کا جواب دینے کو تیار ہے۔ مسٹر بھٹو کراچی سے جکارتہ جاتے ہوئے کلکتہ کے ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے۔

انہوں نے کہا کہ مجھے رن کچھ کے علاقہ میں پاکستان اور بھارت کی فوجوں کے تصادم سے دکھ ہوا ہے اور میری دلی خواہش ہے کہ رن کچھ کا تنازعہ پرامن طور پر حل ہو جائے،

وزیر خارجہ پاکستان نے کہا کہ چین اور پاکستان کی مشترکہ سرحدوں پر کوئی تنازعہ نہیں۔ البتہ بھارت کے ساتھ ملنے والی سرحدوں کے بارے میں کچھ تنازعات موجود ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ یہ تنازعات بڑی آسانی سے حل کئے جا سکتے ہیں

رن کچھ کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر بھٹو نے کہا کہ اس علاقے میں پاکستان اور بھارت کے درمیان معمولی جھڑپیں ہوتی رہتی ہیں اور یہ پہلا موقع ہے کہ دونوں فوجوں میں اتنے وسیع پیمانے پر تصادم ہوا ہے۔ مسٹر بھٹو بنڈونگ کانفرنس کی سالگرہ کی تقریبات میں شرکت کے لئے کل کراچی سے انڈونیشیا روانہ ہو گئے۔ وزارت خارجہ کے ایڈیشنل سیکرٹری آغا شاہی اور دفتر خارجہ کے ڈائریکٹر مسٹر آفتاب اور مسٹر تیمور رشید بھی مسٹر بھٹو کے ہمراہ گئے ہیں۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴